آلِ عمران : 36

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۔ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۔ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(پھر جب اُس نے بچی کو جنم دیا تو کہا : اے میرے رب ! بیشک میں نے تو لڑکی کو جنم دیا ہے حالانکہ اللہ اُسے خوب جانتا تھا جسے اُس نے جنم دیا تھا ، اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا ۔ اور بیشک میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور بیشک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود [کے شر] سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ۔)

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۔ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ (جب بچی کو جنا تو کہنے لگیں کہ اے میرے رب ! مجھے تو لڑکی ہوئی ، حالانکہ اللہ اُسے خوب جانتا تھا جسے اس نے جنم دیا تھا ۔ اور لڑکا لڑکی جیسا نہیں ہوتا)

وَضَعَ (و ض ع) ← رکھ دینا

حَمَل کا معنی بوجھ اٹھانا اور وَضَعَ کا معنی رکھ دینا ۔ یہاں معنی ہوگا کہ جو چیز پیٹ میں اٹھائی ہوئی تھی وہ اب باہر نکال کر رکھ دی یعنی جنم دیا ۔

اِسی کی کچھ تفسیریں بیان کی گئی ہیں :

1> جب بیٹی پیدا ہوئی تو مریمؑ کی ماں پریشان ہوگئی کیونکہ یہود میں یہ طریقہ تھا کہ عموماً لڑکے نذر مانے جاتے تھے جنھیں وہ ہیکل سلیمانی میں چھوڑ آتے تھے ۔ جب لڑکی پیدا ہوئی تو مریمؑ کی ماں فکرمند ہوگئی کہ میں اِس بچی کو وہاں کیسے چھوڑوں ! تو اللہ تعالیٰ نے انھیں تسلی دی کہ اللہ خوب جانتا ہے جو اُس نے جنم دیا ۔ اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا ۔ یعنی اگرچہ یہ ایک بچی ہے اور تمہارے خیال میں بچی وہ کام نہیں کر سکے گی جو ایک لڑکے کو کرنا ہے لیکن اللہ اپنی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے ۔ اللہ نے تو وہ نذر قبول کر لی تھی اور بچی اپنی مرضی سے دیا ، ماں کی سوچ اور خیال کے برعکس دیا ۔ کیونکہ جو کام اللہ اِس بچی سے لینا چاہتا تھا وہ کوئی لڑکا نہیں کر سکتا ۔ اِس لڑکی سے ایک نشانی (عیسیٰؑ) کو جنم دینا تھا ۔ مرد عورت والے دوسرے کام کر سکتا ہے لیکن بچے پیدا نہیں کر سکتا ۔
اِس آیت میں عورت کی عزت ، احترام ، مرتبہ بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے ۔ تمہارے خیال میں بیٹا زیادہ اچھا کام کرتا ہے ؟ نہیں ! بیٹا بیٹی کی طرح نہیں ہوتا ۔ اللہ یہاں مریمؑ کی ماں کے خوف و پریشانی کو دُور کر رہے ہیں ۔ اُن کے احساسِ کمتری کو دُور کر رہے ہیں کہ تم فکر نہ کرو ، پریشان نہ ہو ۔ جو کام اللہ لینا چاہتا ہے ، وہ لے گا ۔

2> اِس جملے میں حسرت کا اظہار بھی ہے اور عذر بھی ۔ حسرت ، اِس طرح کہ میری امید کے برعکس لڑکی ہوئی ہے اور عذر ، اسطرح کہ نذر سے مقصود تو تیری رضا کے لیے ایک خدمت گار وقف کرنا تھا اور یہ کام ایک مرد ہی زیادہ بہتر طریقے سے کر سکتا تھا ۔ اب جو کچھ بھی ہے تو اُسے جانتا ہی ہے ۔

خلاصہ :- وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۔ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ (اور اللہ زیادہ جانتا ہے اُسے جو اُس نے جنم دیا اور نہیں ہے لڑکا لڑکی کی طرح) یہ کلام اکثر علماء نے کہا کہ اللہ کی طرف سے کلام ہے جو جملہ معترضہ ہے ۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے یوں تسلی دی ہے کہ یہ لڑکی (مریمؑ) لڑکے سے زیادہ افضل ہے ۔ حتیٰ کہ کوئی بھی لڑکا اس لڑکی کے جوڑ کا نہیں ۔ لہٰذا افسوس کرنے کی کوئی بات نہیں ۔ اور اِس لڑکی سے ایک نشانی (عیسیٰؑ) کو جنم دینا تھا جو کام کوئی بھی مرد نہیں کر سکتا ۔ (بعضوں نے وَضَعَتْ کو وَضَعْتُ پڑھا ، اُن کے مطابق یہ مریمؑ کی ماں نے کہا تھا ۔ لیکن جمہور کی قرأت کے مطابق یہ وَضَعَتْ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہے) ۔

وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ (اور بے شک میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے)

مریم ← عبرانی زبان کا لفظ ہے ۔ جس کا مطلب ہے عبادت گزار ، کنواری ، پاکدامن

مریمؑ کی ماں نے ہی اپنی بیٹی کا نام رکھا ۔ ماں بھی اپنے بچے کا نام رکھ سکتی ہے ۔ ہمارے یہاں تو ماں سے یہ بھی نہیں پوچھا جاتا کہ اُسے وہ نام پسند ہے یا نہیں ! اور بعض اوقات باپ کو بھی اپنے ہی بچے کا نام رکھنے نہیں دیا جاتا ۔ بعض اوقات علم نہ رکھنے والے لوگ بے معنی یا منکر یہ نام رکھ لیتے ہیں ۔ اور بعض اوقات اتنے مشکل نام رکھتے ہیں کہ کسی کو صحیح ادا کرنے ہی نہ آئے ۔ پھر خاص طور پر ماں مشکل میں ہوتی ہے کیونکہ اُسے ہی اپنے بچے کو زیادہ پکارنا ہوتا ہے ۔ بعض لوگ نئے اور سب سے الگ نام رکھنے کے شوق میں عجیب و غریب بچوں کے نام رکھتے ہیں جس کی وجہ سے زندگی بھر اُس بچے کو شرمندہ رہنا پڑتا ہے ۔

بچوں کے نام سوچ سمجھ کر بہترین نام رکھنے چاہیئے ۔ بامعنی نام رکھنا چاہیے ۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ۔ یہ نام زندگی بھر اُس بچے سے جُڑا رہتا ہے ۔ نام کا کبھی کبھار شخصیت پر بھی اثر ہوتا ہے ۔ نام ایسی چیز ہے جسے انسان کے کان بار بار سنتے ہیں ۔ سن سن کر وہ چیز انسان کے دل میں بیٹھتی چلی جاتی ہے ۔ جس کا اثر انسان کی شخصیت پر بھی ہو سکتا ہے ۔

پورے قرآن میں صرف ایک ہی عورت (مریم) کا نام آیا ہے ، جو پہلی بار اُس بچی کا رکھا گیا جسے اللہ کے نام پر نذر کیا گیا تھا ۔ اور جسے رب نے بہترین طریقے سے قبول کیا تھا ۔ مریمؑ کے نام سے ایک پوری سورت اتری ۔ اِسی طرح مریمؑ بہت عبادت گزار تھی ۔
اِس آیت سے بھی بات پتہ چلتی ہے کہ بچے کا نام بچے کی پیدائش کے دن بھی رکھا جا سکتا ہے ۔ رسولؐ نے بھی اپنے بیٹے کا نام پہلے دن ہی رکھا تھا ۔

مسلم :- رسولؐ نے فرمایا : آج رات میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے اپنے والد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے ...

اِسی طرح بچے کا نام ساتویں دن بھی رکھا جا سکتا ہے لیکن زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہیئے بلکہ جلد ہی بچے کا نام رکھنا چاہیئے ۔

ابوداؤد :- رسولؐ نے فرمایا : ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ رہن اور گروی رکھا ہوا ہے ۔ ساتویں دن اُس کی جانب سے ذبح کیا جائے ، اُس کا سر منڈایا جائے اور اُس کا نام رکھا جائے ۔ (اِس حدیث کو کچھ علماء نے ضعیف قرار دیا ہے) ۔

اِن باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ پیدائش کے ساتھ ہی نام رکھا جا سکتا ہے ، ساتویں دن کا انتظار ضروری نہیں ۔ ساتواں دن نام رکھنے کی آخری حد ہے ۔ بعض علماء نے قرآن و احادیث کا مطالعہ کر کے یہ کہا کہ بچے کی پیدائش کے پہلے دن ، تیسرے دن یا ساتویں دن یا بچے کی پیدائش سے پہلے اُس کا نام رکھا جا سکتا ہے ۔ اِس مسئلے میں گنجائش ہے ۔

وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (اور بیشک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود [کے شر] سے تیری پناہ میں دیتی ہوں)

أُعِيذُ مادہ (ع و ذ) ← کسی کی پناہ میں آنا ۔ پناہ طلب کرنا ۔
یہ باب افعال سے ہے یعنی کسی کو کسی کی پناہ میں دینا ۔ باب افعال میں فعل کے ساتھ اُس کا مفعول بھی آتا ہے اور پھر " ب " صلہ کے ساتھ اُس کا ذکر ہوتا ہے جس کی پناہ میں اُس مفعول کو دیا جائے ۔

اگر کسی کو بیٹی پیدا ہو تو یہ دُعا پڑھ سکتے ہیں اور اگر بیٹا پیدا ہو تو " ها " ضمیر کی جگہ " هُ " ضمیر کے ساتھ پڑھا جائے ۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے انکی یہ دُعا قبول فرمائی ۔

بخاری : ابوہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسولؐ سے سنا : ہر ایک بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اُسے چھوتا ہے اور بچہ چھونے سے زور سے چیختا ہے ۔ سوائے مریمؑ اور اُن کے بیٹے عیسیٰؑ کے ۔ پھر ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ [اسکی وجہ مریمؑ کی والدہ کی دعا ہے کہ اے اللہ !] میں اسے [مریمؑ کو] اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ۔

ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ بچے کی تخلیق سے پہلے بھی بچے کو شیطان کے شر سے دُور رکھا جا سکتا ہے :

بخاری :- نبیؐ نے فرمایا : اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے [جماع کرنے] کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے : بِاسْمِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا [اللہ کے نام سے ، اے اللہ ! ہمیں شیطان سے دُور رکھ اور جو کچھ تو ہمیں عطا فرمائے اُسے بھی شیطان سے دُور رکھ] تو اگر اُس صحبت سے کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اُسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا ۔ بہرحال ۔

مریمؑ کی ماں نے پہلے اللہ کے لئے نذر مانی پھر اپنی بچی کا بہترین نام رکھا پھر اپنی بچی اور اُس کی آگے آنے والی نسل کو بھی شیطان مردود سے بچانے کی فکر میں دعائیں بھی کی ۔ اِس سے اُن کے ایمان کے درجے کا پتہ چلتا ہے ۔
انھیں بچہ پیدا ہوتے ہی صرف اپنے بچے کی ہی نہیں بلکہ بچے کے آگے کی نسل کی تربیت کی بھی فکر تھی کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۔ شیطان نے پہلے ہی دن انسان کو چیلنج کیا تھا کہ :

الاسراء : 62 ← میں اُس کی اولاد کو اپنے بس میں کر لوں گا (یا اُسکی اولاد کی جڑ کاٹتا رہوں گا)
اور شیطان نے اللہ سے یہ بھی کہا تھا کہ " ... میں تیرے سیدھے رستے پر اُن [کو گمراہ کرنے] کے لیے بیٹھوں گا ۔ پھر میں اُن کے آگے سے اور پیچھے سے دائیں سے اور بائیں سے [غرض ہر طرف سے] آؤں گا [اور انھیں ورغلاؤں گا] ... (الاعراف : 17-16)

اس لئے مریمؑ کی ماں کو اپنی بچی اور اگلی نسل کی شیطان سے حفاظت کی فکر ہوئی تاکہ وہ دین پر قائم رہے اور اُن کی آخرت سنورے ۔
اکثر لوگ اپنے بچوں کی دنیا کی تو بہت فکر کرتے ہیں لیکن آخرت کی فکر یا تو ہوتی ہی نہیں یا اگر ہو تو بہت ہی کم ۔

جن لوگوں کو واقعی آخرت کی فکر ہو تو وہ صرف اپنے سامنے کی نسل کی ہی نہیں بلکہ اُن کی اگلی نسلوں کی بھی فکر کرتے ہیں کہ اُن کی آخرت کیسے بہتر سے بہتر ہوگی ۔

Compiled by : Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)